قائدِ اہلِ حدیث کی کراچی میں

پریس کانفرنس

جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ ملک کی بقاء و استحکام کیلئے ضروری ہے کہ اسلام کی بالادستی، پاکستانیت کے فروغ اور جمہوریت کے تسلسل کے علاوہ عوام کے سماجی و معاشی مسائل حل کیئے جائیں۔

انہوں نے کہا کہ مرکز اور صوبوں کے درمیان محاذ آرائی ملک و قوم کیلئے خطرناک ثابت ہوگی۔ وہ آج ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ پریس کانفرنس میں جماعت غرباء اہلحدیث کے امیر مولانا عبدالرحمٰن سلفی، جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کے ناظم تبلیغ صاحبزادہ عبدالعلیم یزدانی، جمعیۃ اہلحدیث پنجاب کے نائب امیر قاری عبدالحفیظ فیصل آبادی، جمعیۃ اہلحدیث کراچی کے جنرل سیکرٹری مولانا یوسف قصوری اور مولانا عبدالرشید مسعود قائمقام صدر جمعیۃ اہلحدیث کراچی بھی موجود تھے۔

پریس کانفرنس میں اہلحدیث یوتھ فورس کراچی کے صدر مولانا سلیمان خاں، جنرل سیکرٹری اکبر الٰہی، جائنٹ سیکرٹری حافظ محمد احمد، ناظم نشرواشاعت خورشید عالم اور سیکرٹری مالیات شکیل اختر بھی موجود تھے۔

پروفیسر ساجد میر نے کہا اس وقت افغان جہاد کی صورتحال بڑی پیچیدہ ہے۔ روس اور افغانستان کی جانب سے دھمکیاں مل رہی ہیں۔ بھارت کے عزائم اچھے نہیں ہیں۔ ملکی حالات مخدوش ہیں۔ قومی اتحاد کا شیرازہ بکھر گیا ہے ملک دشمن تنظیمیں پاکستان توڑنے کی باتیں کر رہی ہیں۔ اور دوسری جانب سیاسی جماعتوں اور مرکز و صوبوں میں محاذ آرائی چل رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ملک میں رواداری اور مفاہمت کی سیاست کا فروغ چاہتے ہیں۔ ہمارے نزدیک جمہوریت کی روح ایک دوسرے کے نقطۂ نظر کو سننا اور برداشت کرنا ہے۔ اور ہم محسوس کرتے ہیں کہ ملک اور عوام

کی فلاح اور جمہوریت کا استحکام اس بات میں ہے کہ عوام کی خدمت کی جائے اور اُن کے مسائل حل کیے جائیں۔ ملک کی اقتصادی صورتحال کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ملک میں پچھلے برس افراطِ زر کی شرح ۵۶۸ فیصد تھی اور اس سال ۱۰۶۷ فیصد ہو چکی ہیں۔ ملک اب ۱۴۱ ارب ڈالر کا مقروض ہو چکا ہے جو مجموعی قومی آمدنی کا ایک تہائی ہے۔ اور یہ صورتحال دیوالیہ پن کو ظاہر کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک جانب تو یہ حال ہے اور دوسری جانب ملک کی تاریخ کی سب سے بڑی کابینہ بنائی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزارتِ ثقافت و سیاحت وکھیل کے ۱۸۰ ملازمین پر ۳ وفاقی وزراء ایک وزیر مملکت، ایک مشیر اور ایک معاون خصوصی مقرر کیے گئے ہیں۔ جنکی تنخواہوں، گاڑیوں اور رہائش پر خطیر رقم خرچ ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پی پی پی کے سو ارکان اسمبلی میں سے ۵۲ وزیر مشیر یا معاون بن چکے ہیں۔ اور بقیہ منتظر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ملک کی اقتصادی خصوصاً صنعتی ترقی پر توجہ دے اور انتظامی اخراجات کم کرے۔

انہوں نے عورت کے وزیرِ اعظم ہونے کے مسئلہ پر کہا کہ ہم اسے تسلیم نہیں کرتے ہیں۔ لیکن اصل کام آئین میں ترمیم کر کے ایسی صورتحال کو روکنا تھا، جو کسی نے نہیں کیا۔

سینٹر آصف وردگ کی صوبہ بدری پر ایک سوال کے جواب میں انہوں نے اسے نئی ناپسندیدہ روائت قرار دیا۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر اور اُنکے رفقاء کی شہادت کے بارے میں انہوں نے کہا کہ یہ مسئلہ دوبارہ اٹھایا گیا ہے۔ اور اس ضمن میں ہمارا پنجاب پولیس کے افسران سے رابطہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں ہمارا ان ممبرانِ قومی اسمبلی سے بھی رابطہ قائم ہے جو جمعیۃ کی حمایت سے کامیاب ہوئے ہیں اور ہم اُن کے ذریعے حکومت پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ وہ حکومت کو اس پر مجبور کریں کہ وہ علامہ اور ان کے رفقاء کے قاتلوں کو بے نقاب کرے۔

انہوں نے سرکاری ذرائع ابلاغ سے الحاد، عریانی اور فحاشی کو فروغ دینے پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔

آخر میں پروفیسر صاحب نے پریس کانفرنس میں چار نکاتی پروگرام بھی پیش کیا۔

باقی صفحہ ۱۱ پر